RGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
لاہور

یوم شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲ "
فی پرچہ ۱ آنہ

۹ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸/۴	۲۸ صلح ۱۳۲۹ ہش	۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ جنوری۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ کمزوری ہو گئی ہے۔ رات نیند ٹھیک نہیں آئی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پنجاب کے دو مشہور شاعر ثاقب زیروی اور احسان دانش
مشاعرے میں شرکت کیلئے چٹاگانگ جا رہے ہیں

لاہور ۲۷ جنوری۔ (الیوسی ایٹڈ پریس) پنجاب کے دو مشہور شعراء حضرات ثاقب زیروی اور احسان دانش کو مشرقی پاکستان کی حکومت نے چٹاگانگ کے آل پاکستان مشاعرے میں شرکت کے لئے دعوت دی ہے۔ یہ مشاعرہ چٹاگانگ کی صنعتی اور تجارتی نمائش میں ۴ فروری کو منعقد ہو رہا ہے۔

حضرات ثاقب زیروی اور احسان دانش مشاعرے میں شرکت کے لئے ۳۰ جنوری کو کراچی کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں سے ۲ فروری کو ڈھاکہ کے لئے پرواز کریں گے۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۷ جنوری)

لاہور ۲۷ جنوری۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں پرائمری ایف۔ آر۔ سی۔ ایس انگلینڈ کے آٹھ ہفتہ کا کورس جاری کرنے کے انتظامات مکمل کئے گئے ہیں۔ ۲۰ اپریل کو رائل کالج آف سرجن کے مقررہ ممتحن امتحان لیں گے۔ اس کورس کے لئے پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور ...

دق کے ڈپلومہ کا کورس

لاہور ۲۷ جنوری۔ یکم فروری ۱۹۵۰ء سے پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام امراض دق کے ڈپلومہ کا ایک کورس جاری کیا جائیگا۔ علمی لیکچروں اور عملی مظاہرات کا کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں انتظام کیا ... طلباء دستوں کی شکل میں باری باری وزٹ کیا کریں گے۔ ٹی بی انسٹیٹیوٹ لاہور گلاب دیوی ٹی۔ بی ہسپتال لاہور ساہلی سینٹوریم اور گورنمنٹ ٹی۔ بی سینٹوریم ... (صوبہ سرحد) میں عملی ٹریننگ لینگے اس کورس کے لئے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان سے پندرہ امیدوار چنے گئے ہیں۔ اور توقع ہے۔ کہ اس سال کے اواخر میں پاکستان میں تپ دق کے انسدادی کام میں کافی ... ٹرینڈ ڈاکٹر مہیا ہو جائیں گے۔ یہ امر فی الحقیقت تپ دق کی انسدادی مہم میں ایک ترقی یافتہ قدم ہوگا۔ (سرکاری اطلاع)

مصحفی کی غزل گوئی

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے زیر اہتمام جناب محترم ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی "مصحفی کی غزل گوئی" کے موضوع پر زیر صدارت جناب ڈاکٹر سید محمد عبد اللہ صاحب، ایم۔ اے۔ ڈی لٹ صدر شعبہ اردو پنجاب یونیورسٹی بروز دوشنبہ بتاریخ ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء بوقت ساڑھے چھ بجے شام تعلیم الاسلام کالج کے ہال میں تقریر فرمائیں گے۔ اہل ادب سے گزارش ہے۔ کہ تشریف لا کر مستفید ہوں۔ معتمد

حکومت آسام کی صوبے سے مسلمانوں کو نکالنے کی پالیسی کے خلاف پاکستان کا احتجاج

کراچی ۲۷ جنوری۔ خبر ملی ہے۔ کہ صوبہ آسام سے مسلمانوں کو نکالنے کی حکومت آسام نے جو دانستہ پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ حکومت پاکستان نے اس کے متعلق حکومت ہندوستان سے سخت احتجاج کیا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ مہینے مشرقی بنگال کی حکومت نے اپنے ایک اعلان میں یہ بتایا تھا۔ کہ کس طرح ہندوستانی پارلیمان سے ایسا ایک بل پاس کروایا جا رہا ہے۔ جس کی رو سے مشرقی بنگال سے آئے ہوئے لوگوں کو ناپسندیدہ عناصر قرار دے کر انہیں صوبے سے نکال باہر پھینکنے کی سکیمیں بن رہی ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اس بل کا مقصد پرانے فرسودہ لائن سسٹم کے بدنام طریقوں کو از سر نو لاگو کر کے سختیوں کو اور شدید کرنا ہے۔ اس بل کی رو سے ان لوگوں کو جو ۱۹۴۸ء سے پہلے کا اپنا قبضہ ثابت نہ کر سکیں گے۔ کھڑے کھڑے بے دخل کیا جا سکے گا۔ حالانکہ تقسیم برِ عظیم ہند کے وقت یہ طے پایا تھا۔ کہ جن لوگوں کا تقسیم سے پہلے کا قبضہ ثابت ہوگا۔ انہیں آسام کے اور ہندوستانی باشندے ہی تصور کیا جائے گا۔ اس احتجاج میں ...

۴ ہزار وعدے ۵۰ ہزار نقد

مظفر گڑھ ۲۷ جنوری۔ کل قائد اعظم میموریل فنڈ کی فراہمی کے سلسلے میں یہاں ڈسٹرکٹ بورڈ ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ۴ ہزار کے وعدے ہوئے۔ اور مہاجرین کی طرف سے ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں تین ہزار روپیہ کی تھیلی پیش کی گئی۔ اس قسم کے دوسرے جلسوں میں کل پچاس ہزار روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

سرکاری اطلاعیں

لاہور ۲۷ جنوری۔ موٹروں کے مالکوں کو مطلع رہنا چاہیئے کہ ماہ فروری کے پیٹرول کے ضمنی راشن کے لئے درخواستیں ڈسٹرکٹ راشننگ اتھارٹی لاہور کے دفتر میں ۲۴ جنوری سے ۳۱ جنوری تک لی جائیں گی۔

لاہور ۲۷ فروری۔ ڈپٹی کمشنر لاہور اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۹ جنوری کو ریجنٹ سینما میں جو درائٹی شو ہو رہا ہے۔ اس میں "پاکستان ہمارا ہے۔" کی فلم بھی دکھائی جائیگی۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ لاہور اور لاہور چھاؤنی اور ماڈل ٹاؤن کے ٹیلیفون والوں کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ اپنے پتے صحیح کرانا چاہیں۔ تو چھپے ہوئے کارڈ پر جو انہیں بھیجا گیا ہے ۔۔۔ جنوری تک ڈویژنل انجینئر ٹیلیفون لاہور کے پاس مکمل کو الف درج کر کے بھیج دیں۔

گودیوں کے اشتراکی مزدوروں کے خلاف مربوط تحریک

لندن ۲۷ جنوری۔ بین الاقوامی ٹرانسپورٹ ورکرز فیڈریشن کا ایک نمائندہ عنقریب ایشیائی بندرگاہوں کے دورہ پر روانہ ہونے والا ہے۔ یہ دورہ کراچی سے لیکر جاپان تک ہوگا۔ اور اس میں بمبئی۔ مدراس ڈھاکہ اور سنگاپور بھی شامل ہوں گے۔ تاکہ ان مقامات میں کام کرنے والے اشتراکیوں کے خلاف انفرادی کارروائی میں رابطہ پیدا کیا جا سکے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس مشن کے لئے جارج ریڈ کا انتخاب کیا جائے گا جنہیں دنیا کے اس حصہ میں اس تنظیم کا کئی برسوں کا تجربہ ہے۔ یہ دورہ اسی منصوبے کا جزو ہے۔ جو فیڈریشن کی مقرر کردہ نگران کمیٹی نے مرتب کیا ہے۔ جس کا پہلا اجلاس اسی ہفتہ لندن میں منعقد ہوا امید کی جاتی ہے کہ اس اجلاس میں پاس ہونے والی بعض تجویزیں کافی حد تک اشتراکیوں کی اس کوشش کو ...

گذشتہ ایک سال میں اڑھائی لاکھ مسلمان پاکستان آئے

لاہور ۲۷ جنوری۔ پاکستان کے ہائی کمشنر برائے ہندوستان مقیم نئی دہلی نے عارضی اور مستقل پرمٹوں کے اجراء کے بارے میں ایک نوٹ میں ہندوستان سے پاکستان آنے والے مسلمانوں کے متعلق مندرجہ ذیل اعداد و شمار مہیا کئے ہیں:۔ بتایا گیا ہے۔ کہ اکتوبر ۱۹۴۸ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء تک پاکستان آنے والے مسلمانوں کو کل اڑھائی لاکھ پرمٹ جاری کئے گئے۔ ان میں سے ایک لاکھ ۶۳ ہزار پرمٹ مستقل رہائش کے لئے اور باقی عارضی رہائش کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ پہلی تعداد میں سے بہت سے لوگوں نے عارضی طور پر پاکستان جا کر مستقل رہائش کے لئے پرمٹ تبدیل کرا لیا۔ کیونکہ ان میں سے بہتوں کو علم نہیں ... اس تعداد میں ان افراد کی تعداد بھی شامل ہے۔ جو بعض خاص انتظامات کے تحت یا بلا پرمٹ پاکستان چلے آئے۔ ان میں ڈھونڈ اور جالندھر کیمپ کے مہاجرین اور ہوائی جہاز کے ذریعہ کلکتہ سے آنے والے اشخاص جو ۱۶ اپریل ۱۹۴۹ء تک پرمٹ آرڈیننس سے مستثنیٰ تھے بھی شامل ہیں۔ ہائی کمشنر صاحب نے دوران میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ بمبئی اور جالندھر میں ہی نہیں۔ بلکہ دہلی اور کلکتہ میں بھی پرمٹ حاصل کرنے کے لئے لوگوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔

۱۶ اشخاص گرفتار کر لئے گئے

لاہور ۲۷ جنوری۔ موضع محمود کوٹ ضلع ملتان میں زمیندار اور مزارعین کے مابین کپاس کی تقسیم سے پیشتر بعض مزارعین نے کپاس چوری کر کے فروخت کر ڈالی تھی۔ اس امر کی پولیس کے پاس رپٹ درج کرائی گئی۔ جس کے نتیجے میں سولہ اشخاص گرفتار کئے گئے۔ یاد رہے کچھ عرصہ ہوا۔ کہ لاہور کے بعض اخبارات میں ایک اطلاع شائع ہوئی تھی۔ جس میں متذکرہ جھگڑے کو مختلف روایت میں پیش کرتے ہوئے زمیندار کو جابرانہ کاروائی کا موجب قرار دیا تھا۔ (سرکاری اطلاع)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

جلسہ سیالکوٹ میں احمدی احباب پر سنگ باری

جادلھم بالتی ھی احسن

۱۵ جنوری کو جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے جلسہ میں احراریوں نے ہلڑ مچایا اور پنڈال کے آس پاس کی عمارتوں پر چڑھ کر پنڈال میں اینٹیں اور پتھر برسائے۔ اور لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اکابر سلسلہ کو گالیاں دیں۔ اور اپنے فعل سے ان لوگوں نے ثابت کر دیا کہ یہ لوگ مخالفین انبیاء کی صف میں کھڑے ہیں۔

بے گناہ احمدیوں کے اجتماع پر جو محض اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جمع ہوئے تھے معاندین کے پتھراؤ سے کیا ہمیں جوش نہیں آئے گا۔ ان احمدی بھائیوں کا خون جو دشمن نے بے وجہ بہایا کیا ہمیں زیادہ سے زیادہ تبلیغ کے لئے نہیں ابھارے گا۔ ہمارے محبوب آقا کو جو بے باکانہ گالیاں دی گئیں۔ اس سے کیا ہماری غیرت نہیں بھڑکے گی۔ ایسے مواقع پر اگر تبلیغ نہ کی تو یقیناً ہماری بے غیرتی کی دلیل ہوگی۔ ہمیں بدلہ ضرور لینا چاہیئے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم کس رنگ میں بدلہ لیں کیا اینٹ کا جواب پتھر سے دے کر۔ کیا دشمن کی طرح فساد برپا کر کے ہرگز نہیں ہمارے لئے انتقام کی ایک ہی راہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم تبلیغ کو اور زیادہ منظم کریں۔ اور اپنے غیر احمدی بھائیوں کو کمال محبت اور پیار سے احمدیت کی تعلیم سے واقفیت بہم پہونچائیں۔ اور وہ غلط فہمیاں جو دشمن نے پیدا کر دی ہیں دور کریں۔

پس اس مختصر نوٹ کے ذریعہ ہر مقام کی جماعت احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے دائرہ تبلیغ کو وسیع کرنے کی کوشش کرے۔ اور ہر فرد زیادہ نہیں تو سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنانے کا عہد کرے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرے۔ اگر اس رنگ میں ہم دشمن کی گالیوں کا جواب دیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں احمدیت کو اتنی ترقی حاصل ہو جائے گی۔ کہ گالیاں دینے کی جرأت کرنے والا کوئی معاند باقی نہ رہے گا۔ اگر آپ کے دل میں دشمن کی گالیاں سنکر غیرت پیدا ہوتی ہے۔ اگر واقعی آپ کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدر ہے۔ تو آپ آج ہی یہ عہد کر لیں کہ اس سال کم از کم ایک نیا احمدی بنائیں گے۔ اور یہ عہد لکھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں۔ اس ضمن میں تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ فارم وعدہ بیعت جملہ جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جو پُر کر کے جلد از جلد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھجوائے جائیں۔ اگر کسی جماعت کو فارم نہ پہونچا ہو تو دفتر بیعت سے طلب فرمائیں۔ (انچارج بیعت ربوہ)

مسلمانو! ہوشیار

ہفت روزہ سات رنگ (منٹگمری) ۲۵ جنوری ۱۹۵۰ء کے پرچے میں لکھتا ہے

" پچھلے دنوں زعمائے احرار نے منٹگمری کی ایک تبلیغی کانفرنس میں تردید مرزائیت کے موضوع پر جو تقریریں فرمائی ہیں۔ ان کو سننے کے بعد سب سے پہلا خیال جو ہر باشعور انسان کے دل میں پیدا ہونا چاہیئے یہ ہے کہ مسلسل دو سال کی گہری نیند کے دوران میں جو ان بزرگان ملت کے قوت عمل پر طاری ہو چکی ہے۔ انہوں نے کونسا خواب دیکھا ہے جس سے بلبلا اٹھنے کے بعد انہیں پھر اسی ڈگر پر چلنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ جس پر وہ ۱۹۴۷ء میں چلے تھے۔ جس پر وہ ۱۹۴۷ء میں گامزن ہوئے تھے۔ اور جسے آج ۱۹۵۰ء میں وہ بڑے طمطراق سے اتر آئے ہیں۔

ہم سوچتے ہیں کہ آخر یہ کیا بھید ہے؟ آخر کیا راز ہے۔ کہ جونہی ملک میں کسی نئے الیکشن کی نوبت بجتی ہے۔ یہ راہنمایان کرام تردید مرزائیت کے نصب العین کا اعلان کر دیتے ہیں۔ اور سادہ عوام کے دلوں سے کھیلنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا کے نص صریح کے بعد کسی مدعی کاذب کی کوئی تاویل اور توجیہہ درخور اعتنا نہیں ہو سکتی" ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔ اور اس اہم رکن ایمان کی تبلیغ ضروری ہے لیکن اس کوشش تبلیغ کے پردے میں سیاسی اغراض کا حصول اور آنے والے الیکشن میں کامیابی کی کوشش نہ صرف جمہور کے ساتھ دھوکہ ہے بلکہ اصول اسلامی کا تمسخر ہے۔ اور جب یہ قدم احرار ایسے گرگ باران دیدہ کی طرف سے اٹھے تو اس فریب کو الم نشرح کرنے کا فرض اور زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ غالباً ان لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ۱۹۴۵ء کے انتخابات عامہ میں انہوں نے مسلمانوں کے مطالبہ پاکستان کی مخالفت جس شدت کے ساتھ کی تھی دنیا اس کو بھول چکی ہے۔ یہی وہ لوگ تھے جو نہرو جی اور مولانا آزاد کی سے تنخواہیں بٹور کر قدم قدم پر مسلمانوں کے متفقہ منزل مقصود کے رستے میں روڑے اٹکاتے رہے یہی وہ لوگ تھے جو گوبند بلبھ پنت کے اشارے پر لکھنؤ میں شیعہ سُنّی کے تفرقہ کا باعث بنے۔ یہ اور بات ہے کہ مسلمانوں کی جماعتی تنظیم کے مقابلے میں ان کی کوئی چال کارگر نہ ہو سکی اور بارہ کروڑ مسلمان صفحہ ارض پر سب سے بڑی اسلامی سلطنت کو قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے اور آج یہی لوگ پھر تشریف لائے ہیں۔ وہی پرانے گھسے پٹے ہتھیاروں کے ساتھ صرف اسی مقصد کے لئے کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کر کے مملکت پاکستان کی تاسیس و تنظیم کے کام کو زک پہنچائیں۔ اس زمانہ میں جب اہل پاکستان چاروں طرف سے مصائب میں گھرے ہوئے ہیں کشمیر میں ڈوگروں، سکھوں اور سنگھیوں کی سنگینیں غریب اور نوجوان مسلمانوں کے سینوں کو چھلنی کر رہی ہیں۔ دشمن نے ہمارے دریاؤں کے قدرتی پانیوں کو بند کر رکھا ہے۔ ہزاروں مسلمان نہایت بے حرمتی اور ذلت کے ساتھ ارض ہند سے نکالے جا رہے ہیں۔ آج سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ شیعہ اور سُنّی۔ وہابی اور چکڑالوی۔ اہلحدیث اور احمدی کے نظریاتی تنازعات کو بالائے طاق رکھ کر اپنے وطن کے قومی محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ ص

ہمیں یقین کامل ہے کہ مسلمانان پاکستان وقت کی نزاکت سے آگاہ ہیں اور انتخابات کے بعد وزارتوں کے خواب دیکھنے والوں کا کوئی بہروپ انہیں دھوکہ نہیں دے سکے گا۔"

نہیں ہوتا۔ فنا نہیں ہوتا

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمسؔ

یوں تو ہوتے کو کیا نہیں ہوتا — صدق لیکن فنا نہیں ہوتا
کذب ہوتا ہے موجبِ لعنت — لعنتی باخدا نہیں ہوتا
راستبازوں کا ہے خدا حافظ — کبھی ان سے جدا نہیں ہوتا
مفتری کے لئے فلاح کہاں — اس کا ناصر خدا نہیں ہوتا
بس وہی دل ہے زندۂ جاوید — جو خدا سے جدا نہیں ہوتا
ہو چکا جو قتیلِ حسنِ ازل! — نہیں ہوتا۔ فنا نہیں ہوتا
جس کے دل میں رہے کدورتِ کذب — وہ کبھی باصفا نہیں ہوتا
ہم خدا کی پناہ چاہتے ہیں — اس سے جو پارسا نہیں ہوتا
شرم لوگوں سے کب وہ کرتے ہیں — جن کو خوفِ خدا نہیں ہوتا
سب خدا کی طرف ہی جھکتے ہیں — جب کوئی آسرا نہیں ہوتا
ہے حیا ایک شعبۂ ایماں — پاک دل بے حیا نہیں ہوتا

عزم بھی شمسؔ ایک قوت ہے
عزم کر لو تو کیا نہیں ہوتا

درخواست دعا: مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز فاضل مبلغ سنگاپور وہاں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

وکیل التبشیر

روزنامہ الفضل ــــــ لاہور
۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء

علموں بس کریں او یار

"الاعتصام" گوجرانوالہ کے مدیر محترم کچھ ہفتوں سے "ختم نبوت اور اس کے حدود اطلاق" اور "ایک نیا جائزہ" کے دُہرے عنوان کے ماتحت ایک طویل مضمون شائع فرما رہے ہیں۔ طوالت کا اس امر سے اندازہ لگا لیجئے۔ کہ ۲۷ جنوری کے پرچہ تک پانچویں قسط ہو چکی ہے۔ اور ابھی تک آپ کی تمہید ہی ختم نہیں ہوئی۔ آپ نے ابھی تک اپنے دلائل کی جھلک بھی قارئین کو سوا اسکے نہیں دکھائی کہ گاہ بگاہ دل آتا ہے۔ تو احمدیوں کو ایک دو سنا کر دل ٹھنڈا کر لیتے ہیں۔ ہمیں سخت انتظار ہے۔ کہ کب مولوی صاحب اپنے نئے جائزہ کا اعلان کرتے ہیں۔ مگر ہر بار ہم کو الاعتصام کا پرچہ دیکھ کر ناکامی ہوتی ہے۔ آپ نے تمام دنیا جہان کی باتیں کہہ ڈالی ہیں۔ مگر ایک بات جو ابھی تک آپکے نوک قلم پر آنے سے جھجکتی ہے۔ وہ وہی ہے جس پر لکھنے کے لیے آپنے قلم اٹھایا ہے۔

اس طویل تمہید کے متعلق ہم آپ سے صرف یہی عرض کرتے ہیں کہ

علموں بس کریں او یار

ہم نے آپ سے مطالبہ کیا تھا کہ جبکہ قرآن کریم میں اس شدت سے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے متعلق اللہ تعالےٰ کا کلام موجود ہے، اور ہر نبی کی آمد کے وقت منکرین کو تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ انبیاء کی آمد پر اعتراض نہ کیا کریں۔ بلکہ قیامت میں بھی ان سے پہلا سوال یہی ہوگا۔ کہ کیا تمہارے پاس ہمارا رسول نہیں آیا تھا۔ تو پھر ایسی سنت اللہ میں اگر اللہ تعالےٰ نے تبدیلی کر دی تھی۔ تو اس کا صاف صاف لفظوں میں اعلان ہونا چاہیئے تھا اللہ تعالےٰ نے تو قرآن کریم میں بعض کفار کی مثالیں بھی دی ہیں۔ کہ وہ اپنے زمانہ میں انبیاء کی آمد کے منکر ہو گئے تھے۔ اور وہاں ان کی زبانی جو الفاظ بندش انبیاء کے متعلق کہے ہیں وہ صاف صاف ہیں۔ مثلاً لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہی یا ان معنے کے دوسرے الفاظ میں کھلا کھلا اعلان نہ فرمایا کہ لن ابعث من بعد محمد رسولا یعنی اب ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ارسال نہیں کریں گے۔

مولوی صاحب جس غلطی کے ماتحت اتنا طویل التمہید مقالہ تحریر فرما رہے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے سمجھ رکھا ہے۔ کہ احمدی ختم نبوت کے قائل نہیں۔ معاذاللہ۔ ہم ختم نبوت کے اصلی معنوں میں قائل ہیں آپ اس پر خواہ مخواہ خامہ فرسائی نہ فرمائیں۔ ہم مانتے ہیں کہ الیوم اکملت لکم دینکم سے نبوت واقعی کامل طور پر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ختم ہو چکی ہے۔ تمام کمالات نبوت کی انتہا، آپ کی ذات پر ہو چکی ہے۔ یہ ہر احمدی کا ایمان ہے لیکن ہم مولانا محمد قاسم نانوتوی کے ساتھ یہ مانتے ہیں کہ خاتم النبیین کے ان صحیح معنوں کے رو سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کسی ایسے نبی کی آمد کے مانع نہیں، جو آپ ہی کی آور وہ شریعت کو آپ ہی کے فیض سے دنیا میں آکر فروغ دینے والا ہو۔ نبوت کے کمالات وافضال کا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ختم ہو جانا الگ بات ہے۔ اور آپ کی ہی شریعت کو از سر نو زندہ کرنے والے نبی کی آمد اور بات ہے۔ بلکہ آپ سے زیادہ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے کمالات اور افضال میں یہ کمال اور فضیلت بھی شامل ہے۔ کہ اس کے فیض سے نبی بھی بن سکتے ہیں۔ اور آپ کا اسوۂ حسنہ نہ صرف رسول اللہ ہونے کی وجہ سے عامۃ الناس شہیدوں، صالحوں، صدیقوں کے لئے ہی اسوہ حسنہ ہے۔ بلکہ خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے انبیاء کے لئے بھی اسوہ حسنہ ہے۔

سو آپ اگر صرف اتنا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔ تو اس کی قطعاً ضرورت نہیں ہم اوپر عرض کر چکے ہیں۔ کہ اس کے تو احمدیوں سے زیادہ کوئی اور قائل ہی نہیں۔ آپ خواہ مخواہ اتنی بات ثابت کرنے کے لئے وقت ضائع نہ فرمائیں بلکہ قرآن کریم سے کوئی صاف صاف اللہ تعالےٰ کا قول نکال کر دکھائیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی ترسیل انبیاء کی سنت اب بدل ڈالی ہے۔ نبوت کی تکمیل افضال سے تو انبیاء کی آمد کی بندش ثابت نہیں ہوتی۔ جس طرح ہم مثلاً یہ کہیں کہ فلاں سیب کے درخت نے ایسا سیب پیدا کیا ہے جس میں سیبیت کی صفت درجہ کمال تک پہونچی ہوئی ہے، یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ معمولی سیب بھی پیدا کرنے سے اب معذور ہو گیا ہے۔ اسی طرح "ختم نبوت" کے ثابت ہونے سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ کی صفت ترسیل انبیاء ہی ختم ہو چکی ہے۔ اور جن دوسری اغراض کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ اغراض بھی ناپید ہو چکی ہیں۔ تکمیل نبوت بے شک ایک عظیم الشان غرض تھی۔ جو واقعی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔ لیکن انبیاء شریعت کے قیام و استحکام کی غرض کے لئے بھی آتے ہیں۔ کیا اللہ تعالےٰ کی یہ غرض پوری ہو چکی ہے۔ فی زماننا ہم دیکھتے ہیں کہ باقی دنیا تو باقی دنیا خود مسلمان کہلانے والوں کے پاؤں بھی اکھڑ چکے ہوئے ہیں۔ کیا زمانہ کا تقاضہ نہیں کہ کامل شریعت کے از سر نو قیام و استحکام کے لئے اللہ تعالےٰ کسی اپنے فرستادہ کو کھڑا کرے۔ فتدبر

افسانہ بافی میں مقابلہ

ہم نے الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا کہ ایک لوکل معاصر جھوٹ ایجاد کرنے میں احراریوں سے بھی بازی لے گیا ہے۔ اور کہ احراری اس کے خاک پا بھی نہیں۔ یہ وہی معاصر ہے جس کا نام ہم نے ابھی تک ظاہر نہیں کیا۔ اب آزاد کا جو تازہ پرچہ شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک احراری دوست جناب احمد سعید اختر صاحب نے جو مقالہ احمدیوں کو گالیوں کے زیر عنوان شائع فرمایا ہے۔ اس کو پڑھنے سے ہمارے قول کی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔

ہم نے الفضل میں بتایا تھا کہ کس طرح معاصر مذکور نے احمدیوں کے سیالکوٹ والے جلسہ کا دوسرا اجلاس اپنے خیال ہی میں بپا کر لیا ہے حالانکہ دوسرا اجلاس موقعہ پر ہوا ہی نہ تھا اور مولانا ابوالعطاء صاحب کی تقریر جن پر گستاخی کا اتہام باندھا گیا ہے۔ خود احراریوں کی خود تراشیدہ خبر میں پہلے ہی اجلاس کے شروع میں ہونا بتائی گئی ہے۔ جس خبر کو اس طرح شروع کیا گیا ہے۔

> جلسہ ½۱۰ بجے شروع ہوا اور چوہدری اسداللہ خان . . . . . صدارت کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ مشہور مرزائی مبلغ اللہ دتا جالندہری نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا وغیرہ وغیرہ۔ (آگے وہ خود تراشیدہ الفاظ ہیں جن سے گستاخی نکلتی ہے) (آزاد ۲۲ جنوری)

نے عرض کیا تھا کہ معاصر جھوٹے واقعات کی ایجاد میں احراریوں سے سبقت لے گیا ہے اور افسانہ طرازی میں ان کو مات کر گیا ہے۔ اب آزاد کے مقالہ نگار جناب احمد سعید اختر نے اس معاملہ میں تو معاصر مذکور سے صاف ہار مان لی ہے یہاں تک کہ اس بات کا بھی خیال نہیں کیا کہ ان پر دروغگو را حافظہ نباشد کی ضرب المثل صادق آئیگی۔ چنانچہ آپ نے اپنے مقالہ میں اپنی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے کہ معاصر احراریوں سے بہت بڑا افسانہ طراز ہے فرمادیا ہے کہ

> ان باتوں کے باوجود مسلمان پھر بھی پرسکون رہے۔ اور جلسہ ½۱ بجے تک جاری رہا۔ تو مرزائیوں نے سمجھا کہ ان کا وار خالی جارہا ہے۔ چنانچہ مرزائیوں کے مشہور مبلغ و مناظر اللہ دتا نے حضرت نبی اکرمؐ کی توہین و تنقیص شروع کر دی۔ اور ایک مسلمان کے احتجاج کرنے پر وغیرہ وغیرہ

ہم اپنے گمنام معاصر کو مبارکباد دیتے ہیں کہ اس نے احراریوں کو جھوٹ بنانے میں چاروں شانے چت گرا دیا۔ یہاں تک کہ انہیں آپکا پانی بھرنا پڑا ہے۔ اور آپ کے افسانہ کو زیادہ دلاویز سمجھ کر اپنانا پڑا ہے۔ اور اس بات کی بھی پروا نہیں کی۔ کہ ان کی اپنی خود تراشیدہ خبر کی تردید ہوتی ہے۔

البتہ ایک بات میں جناب احمد سعید اختر گمنام معاصر پر سبقت لے گئے ہیں۔ معاصر باوجود اپنا دماغ کرید لینے کے یہ معلوم نہیں کر سکا تھا کہ احمدیوں نے باوجود کمال کی جنگی تیاریوں کے خاموشی کیوں اختیار کئے رکھی۔ اور اینٹیں کھا کھا کر بھی ان کا استعمال کیوں نہ کیا۔ اس کی وجہ جناب احمد سعید اختر صاحب نے وہی بتائی ہے۔ جو ہم نے گھڑی تھی۔ اور معاصر کو کھلی اجازت دی تھی۔ کہ وہ اس کا استعمال کر سکتا ہے۔ معاصر سے پہلے آزاد کے مقالہ نگار نے اسکو استعمال کر کے اسکو شکست دے دی ہے۔ اور وہ وجہ یہ ہے جیسا کہ ہم نے کہا تھا" ان باتوں کے باوجود مسلمان پھر بھی پرسکون رہے"۔ یعنی چونکہ مسلمان احمدیوں سے لڑے ہی نہ تھے۔ اور سکون سے تقریریں سنتے رہے تھے۔ اس لئے احمدیوں نے اپنی جنگی تیاریوں کو استعمال نہ کیا۔ کیونکہ احمدیوں نے تو صرف مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاریاں کی ہوئی تھیں۔ احراری ٹولی جس نے فساد کیا تھا اور ان کو اینٹیں مار کر زخمی کیا تھا۔ ان کو تو احمدیوں نے کچھ کہنا ہی نہیں تھا۔ اس لئے

ممانعتِ جہاد اور حکومت وقت کی اطاعت

(۲)

(از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر چینیوٹ)

اب میں اعتراض کے دوسرے حصہ کو لیتا ہوں کہ آپ نے انگریزوں سے ڈر کر مطلب براری یا کسی فائدہ کے پیش نظر ان کی حکومت کی تعریف کی۔ اور جماعت کو حکم دیا کہ وہ اس حکومت کی فرمانبرداری کرے۔

سو جاننا چاہیئے کہ اصل بات یہ ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا دعویٰ مسیحیت و مہدویت پیش کیا تو چونکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کا واقعہ ابھی تازہ ہی تھا اور مغلوں کی سلطنت کو ہاتھ سے گئے ہوئے ابھی کچھ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا۔ اور دوسری طرف مہدی سوڈانی کے قریبی زمانہ کا تصور بھی دماغوں میں موجود تھا اس لئے حکومت نے بعض مخالفوں کی انگیخت پر یہ شبہ کیا کہ شاید حضورؑ نے اپنی ذاتی وجاہت اور حکومت کے حصول کے لئے یہ دعویٰ کیا ہے۔ چنانچہ مقدمہ دیوار کے دوران میں گورداسپور کے انگریز ڈپٹی کمشنر نے اس کا اظہار بھی کیا اور کہا کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ جماعت کس لئے بنائی جا رہی ہے یہ وہ حالات تھے جن کے ماتحت حضورؑ کو اس بات کی وضاحت کرنی پڑی کہ آپ اسلامی شریعت کے رو سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو حکومت ہمارے مذہبی امور میں دخل نہ دے اس کی اطاعت ہم پر فرض ہے اور چونکہ انگریزوں کی حکومت میں ہمیں پوری پوری مذہبی آزادی حاصل ہے اس لئے مندرجہ بالا عقیدہ کی رو سے ان کی حکومت کی فرمانبرداری بھی ہم پر فرض ہے۔ رہی یہ بات کہ حضور علیہ السلام نے بار بار کیوں اس بات پر زور دیا ہے اور جماعت احمدیہ کو انگریزوں کی حکومت کی اطاعت کرنے کی تلقین فرمائی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جس قدر دشمن نے زور لگایا کہ آپ پر گورنمنٹ بدظن ہو کر آپ کے خلاف کارروائی کرے اسی قدر آپ نے اس بات پر زور دیا کہ چونکہ حکومت ہمارے مذہبی امور میں دخل نہیں دیتی اس لئے اس کی اطاعت ہم پر فرض ہے نہ کہ ڈر کی وجہ سے ایسا حکم دیا۔ چنانچہ مارٹن کلارک کے مقدمہ میں جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو سخت ذلت اور اہانت کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں یہ بات پیش کی کہ حضور کا دعویٰ مہدویت اس لئے ہے کہ جب آپ کے ساتھ ایک جماعت بن جائے تو انگریزوں کے خلاف جہاد کیا جائے۔ اور اپنے متعلق جمیع مسلمانوں کے عقیدہ کے خلاف یہ بات پیش کی کہ وہ کسی مہدی کے آنے کے قائل نہیں ہیں (اشاعۃ السنہ انگریزی ایڈیشن ۱۴ اکتوبر ۱۸۹۸ء) اور یہ بات انہوں نے محض مطلب براری اور خوشامد کے طور پر کی۔ کیونکہ وہ ضلع لائل پور میں چند مربعے زمین گورنمنٹ سے حاصل کرنا چاہتے تھے۔ پس خوشامد یا چاپلوسی اس کا نام ہے جو مولوی محمد حسین صاحب نے اختیار کی۔ اور چند مربعے زمین کی خاطر اپنے صحیح عقیدہ ظہور مہدی سے ہی انکار کر دیا۔ اس کے مقابل حضرت مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

بکارِ دینِ نترسم از جہانے
کہ دارم رنگِ ایمانِ محمدؐ

دلبر کی راہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے

غرضیکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ نے یورپین اقوام کو دجال اور ان کی ریلوں کو خرِ دجال قرار دیا۔ ان کے الوہیت مسیح کے غلط عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے کفارہ کے عقیدہ کو باطل کر دکھایا اور تاریخی شواہد سے ثابت فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری آسمان پر زندہ موجود نہیں۔ بلکہ پہلے انبیاء کی طرح وفات پا چکے ہیں۔ اور ان کی قبر محلہ خانیار سری نگر کشمیر میں موجود ہے اور وہ مسیح جس کے آخری زمانہ میں آنے کی خبر دی گئی تھی وہ میں ہوں۔

اب خدارا کہیئے اور انصاف سے کہیئے کہ کیا یہ طریق کسی چاپلوسی کرنے والے یا ڈرنے والے کا ہو سکتا ہے یا ایک بہادر جرنیل اور جری اللہ کا مایۂ صد ناز کارنامہ۔ کیا حکومت سے ڈرنے والے بادشاہ سے یہ کہا کرتے ہیں کہ:

"اے ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو اس خوشی کے وقت جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے یسوع کے چھوڑنے کے لئے کوشش کر۔" (تحفہ قیصریہ)

اور سچ کہئے کہ کیا کبھی تم میں سے کسی حق گو نے اتنی جرأت کے ساتھ یہ الفاظ کہے ہیں کہ:

"اے مُردوں کے پرستارو زندہ خدا موجود ہے اگر اس کو ڈھونڈو گے پاؤ گے اگر صدق کے پیروں کے ساتھ چلو گے تو ضرور پہنچو گے۔ یہ نامردوں اور مخنثوں کا کام ہے کہ انسان ہو کر اپنے جیسے انسان کی پرستش کرنا۔ اگر ایک کو باکمال سمجھتے ہو تو کوشش کرو کہ ویسے ہو جاؤ۔ نہ یہ کہ اس کی پرستش کرو۔" (اتمام الحجہ صفحہ ۲۷-۲۸)

یہی نہیں آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ:۔

"اگرچہ ہم مذہب کے لحاظ سے اس گورنمنٹ کو بڑی غلطی پر سمجھتے اور ایک شرمناک عقیدہ میں گرفتار دیکھ رہے ہیں۔ تاہم ہمارے نزدیک یہ بات سخت گناہ اور بدکاری میں داخل ہے کہ ایسے محسن کے مقابل پر بغاوت کا خیال بھی دل میں لاویں۔ ہاں بے شک ہم مذہبی لحاظ سے اس قوم کو صریح خطا پر اور ایک انسانی بناوٹ میں مبتلا دیکھتے ہیں۔" (اتمام الحجہ: صفحہ ۲۷-۲۸)

اللہ اللہ کس جرأت اور تحدی سے گورنمنٹ کو ان کے غلط عقائد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ان سے رجوع کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مگر دشمن نادان یہ اعتراض کرتا چلا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے ڈرتے ہوئے چاپلوسی کے رنگ میں مطلب براری کے لئے انگریزوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے لہٰذا میں مضمون کو ختم کرنے سے پیشتر اس قسم کے لوگوں سے یہ سوال کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ کیا حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد تیرھویں صدی اور سید اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہما نے انگریزوں کی چاپلوسی کی تھی جو یوپی میں انگریزی حکومت سے جہاد کرنے کی بجائے پنجاب کے سکھوں سے جا کر جہاد کیا۔ اور جہاد کرتے ہوئے شہادت پائی اور پھر کیا خیال ہے آپ کا علامہ اقبال کے متعلق جنہوں نے یونیورسٹی ہال لاہور میں اپنی ایک نظم انگریز کی تعریف میں پڑھ کر سنائی اور پھر ایسے نازک وقت میں جبکہ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء جاری تھی۔ ہاں وہ جنگ جس کے نتیجہ میں ٹرکی، عراق اور فلسطین جیسی اسلامی حکومتیں انگریزوں کے قبضہ میں چلی گئیں اور مکہ مکرمہ و معظمہ پر بھی گولیاں چلائی گئیں۔ سنئے کیا فرماتے ہیں حضرت علامہ اقبال ؎

اے تاجدارِ خطۂ جنت نشانِ ہند
روشن تجلیوں سے تری خاوران ہند
تیغِ جگر شگاف تری پاسبانِ ہند
. . . .
ہنگامۂ دعا میں مرا سر قبول ہو
اہلِ وفا کی نذرِ محقر قبول ہو

(دارالحق لاہور و ترانہ کانپور)

اور سنئے مولانا مولوی ظفر علی خاں صاحب سابق ایڈیٹر اخبار زمیندار اپنے اخبار "ستارۂ صبح" کی اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"۔۔۔ اس کا اولین مقصد یہ ہو گا کہ رعایا کے دلوں میں راعی کی طرف سے محبت اور عقیدت کے جذبات برانگیختہ کر کے مدتوں کے تعلقات کو خوشگوار اور استوار بنائے اور اس عقیدہ کی تلقین کرے کہ ہندوستان میں سلطنتِ برطانیہ کی بقاء اہل ملک کے بہترین مفاد کی ضامن ہے۔"

(بحوالہ پولیٹیکل کرگٹ صفحہ ۳ مصنفہ شیخ ضیاء الحق صاحب سابق ایڈیٹر پیشوا)

اب فرمائیے کیا خیال ہے آپ کا اور کیا فتویٰ دیتے ہیں علماء کرام ان بزرگوں کے متعلق کہ آیا انہوں نے انگریز کی کاسہ لیسی کی یا حقیقت کا اظہار؟

بالآخر میں اپنے ان مخالف بھائیوں کی خدمت میں پھر یہ درخواست کروں گا کہ اے ہمارے بھولے بھٹکے پیارے بھائیو! تعصب سے دور ہو کر دیانت داری اور انصاف سے غور کیجئے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حقیقت آپ پر کھل جائے گی اور آپ بڑی آسانی سے سمجھ جائیں گے کہ حقیقت وہی ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا کہ اصل جہاد قرآن کریم کی تبلیغ کا نام ہے۔ چاہے وہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے ماتحت انفرادی جہاد ہو یا ولتکن منکم امۃ کے حکم کے ماتحت اجتماعی۔ مگر جہاد بہرحال تبلیغ قرآن کا نام ہی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جاھدھم بہ جہادًا کبیرًا۔ کہ قرآن پاک کی تبلیغ ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ آپس کے اندرونی اختلافات کو چھوڑ کر دنیا میں قرآن پاک کی تعلیم کی اشاعت کریں تا خدا تعالیٰ کے نام کا بول بالا ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی حکومت دنیا پر قائم ہو۔ آمین یا رب العلمین۔

احباب جماعت کیلئے نادر موقع

تفسیر کبیر جلد اوّل کے ہدیہ میں پونے دو روپے کی کمی

قبل ازیں دوستوں کو تفسیر کبیر جلد اوّل حاصل کرنے کے لئے ۱۳/۷ روپیہ ادا کرنے پڑتے تھے (ہدیہ ۵/۸/ محصول ڈاک ۱۱/۱/ روپیہ) لیکن اب ہم نے دوستوں کی سہولت کیلئے فیصلہ کیا ہے کہ اگر جماعتیں غور فرمائیں اور کم از کم پندرہ تفاسیر اکٹھی خرید فرمائیں تو انہیں محصول ڈاک بحوالہ ۱۱/۱ روپیہ کی رعایت دے کر کتب ان کے شہر میں پہنچا دی جائیں۔ لہٰذا پریذیڈنٹ و امراء جماعتہائے احمدیہ متوجہ ہوں۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

کیا یہی حسن کلام ہے؟

(نقل کفر کفر نہ باشد)

(۱)

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

۱۸ر جنوری کے ایڈیٹوریل الفضل میں ہفت روزہ "سات رنگ" کے حوالہ سے چند سطور درج کی گئیں ہیں۔ جن میں احرار تبلیغ کانفرنس منٹگمری کا ذکر کرتے ہوئے احراری مقررین کی نسبت لکھا ہے کہ

"تمام مقرر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی "کاربن کاپیاں" معلوم ہوتے تھے اور معلوم ہوتا تھا۔ جیسے ان حضرات کے پاس ایک تقریری سانچہ" ہے جس میں الفاظ ڈال کر نکال لیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے پیش کر دیتے ہیں"

ان سطور کے پڑھنے سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر "امیر شریعت" احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری تقریری میدان میں وہ کونسے کمالات اور اوصاف اپنے اندر لئے ہوئے ہیں کہ جن سے متصف ہونا احراری لیڈر اپنے لئے باعث فخر خیال کرتے ہیں۔ سو اگر اس سلسلہ میں ہم کوئی رائے قائم کریں تو ممکن ہے کہ ہمارے احراری دوست بول اٹھیں کہ انکا کیا ہے یہ آخر کار ہمارے مخالف اور مدمقابل ٹھہرے۔ انہوں نے تو ایسا کہنا ہی ہوا۔

لیکن ہر وہ شخص جو سنجیدہ مذاق رکھتا ہے اور اسے سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور باقی احراری لیڈروں کی تقریریں سننے کا موقع ملا ہے ہمارے ساتھ اتفاق کرے گا کہ یہ لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف بولتے وقت ایسے غیر مہذبانہ لہجہ میں تقریریں کرتے ہیں کہ جنہیں سنکر ہر شریف انسان انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگ جاتا ہے اور اس امر کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرتا ہے کہ یہ لوگ اسلامی اخلاق سے بالکل عاری ہیں۔ چنانچہ رسالہ صوفی لکھتا ہے۔

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر میں ذلیل گالیاں ہوتی ہیں۔ عدالت کی رُو میں یہ شخص کمینہ مذاق رکھتا ہے"

(رسالہ صوفی ۱۵ر جون ۱۹۳۵ء)

غرض ایک دو نہیں بیسیوں اس قسم کی تحریرات قارئین کے سامنے رکھی جا سکتی ہیں۔ جن سے یہ امر بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ احرار کے "امیر شریعت" اور دیگر لیڈر ایک ہی سانچہ میں ڈھلے ہوئے ہیں۔ جب شریف مسلمانوں کے نزدیک یہ بات مسلمہ ہے کہ احراری مولویوں کا وطیرہ ہی گالی گلوچ اور بزرگوں کی پگڑی اچھالنا ہے تو پھر اس نسبت جماعتوں کے جلسوں میں یہ لوگ اپنی عادت کے مطابق کیوں نہ اودھم مچائیں اور اینٹوں اور پتھروں کی بارش برسائیں۔

جماعت احمدیہ احرار کی مخالفت سے گھبراتی نہیں اور نہ ہی ان کی دشنام دہی سے خوفزدہ ہے۔ اسے اگر کوئی فکر ہے تو یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے مدعی ہو کر ان افعال شنیعہ کے مرتکب ہو رہے ہیں جو کہ ایک حقیقی مسلم کی شایان شان نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اس جوش اور اشتعال طبع کو خوب جانتا ہوں کہ جو انسان کو اس حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ جب کہ نہ صرف اسکو گالیاں دی جاتی ہیں۔ بلکہ اس کے رسول اور پیشوا اور امام کو توہین اور تحقیر کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے اور سخت اور غضب پیدا کرنیوالے الفاظ سنائے جاتے ہیں۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر تم ان گالیوں اور بدزبانیوں پر صبر نہ کرو تو پھر تم میں اور دوسرے لوگوں میں کیا فرق ہوگا اور یہ کوئی ایسی بات نہیں کہ تمہارے ساتھ ہوئی اور پہلے کسی سے نہیں ہوئی ہر ایک سچا سلسلہ جو دنیا میں قائم ہوا ضرور دنیا نے اس سے دشمنی کی ہے۔ سو چونکہ تم سچائی کے وارث ہو ضرور ہے کہ تم سے بھی دشمنی کریں۔ سو خبردار رہو۔ نفسانیت تم پر غالب نہ آجائے ہر ایک سختی کی برداشت کرو۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔ تا آسمان پر تمہارے لئے اجر لکھا جائے"

(نسیم دعوت صفحہ ۲)

(۲)

(از عبدالحق صاحب امرتسری)

احراری اخبار اور ان کی ہاں میں ہاں ملانے والے دوسرے اخبار جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کو مشتعل کرنے کے لئے یہ جھوٹ اور افترا کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتی ہے۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے الفاظ میں یہ ہے۔

"تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اسکے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اس دنیا میں اپنی روشنی دکھاتی ہے۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کا ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے۔ مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

برخلاف اسکے احراری جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضؓ کا ذکر کرتے ہیں تو ایسے سوقیانہ الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جو کوئی شریف انسان سن نہیں سکتا۔ ہم اپنے اس دعوےٰ کی تائید میں لاہور کے مشہور اخبار انقلاب کا ایک حوالہ درج کرتے ہیں۔ معاصر انقلاب لکھتا ہے

"مولوی بخاری اللہ شاہ عطائی کے خلاف یہ شکایت روز بروز عام ہو رہی ہے کہ وہ بزرگان دین اور اکابر تاریخ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے مستی اور بے تکلفی کے عالم میں نازیبا انداز اختیار کر لیتے ہیں ہمیں بے شمار احباب نے بتایا کہ مولوی صاحب مذکور حضور سرور کائنات کا ذکر کرتے ہوئے حضور کے لئے "میاں" کا لفظ استعمال کرتے ہیں مثلاً "میاں نے آج سے چودہ سو سال پہلے کہہ رکھا ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یا میاں کو مکہ معظمہ سے رخصت ہو کر مدینے جانا پڑا" ہم نے ایک دفعہ اپنے کانوں سے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کرتے ہوئے مولوی عطائی نے اوّل الذکر کو "بڈھڑا" اور آخر الذکر کو "منڈھڑا" بتایا پنجابی میں یہ الفاظ "بڈھا اور لڑکا" کی تصغیر ہیں اور ظاہر ہے کہ شہنشاہ دو جہان کے جلیل القدر صحابہ کے متعلق یہ انداز خطاب نہایت گستاخانہ و غیر مودبانہ ہے اور جو شخص حفظ مراتب نہیں کرتا۔ اس کی زندہ نقیبت میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ ۱۳ر جولائی کو مدرسہ انواریہ عربیہ لدھیانہ کے ناظم صاحب نے مولوی بخاری اللہ شاہ عطائی کا وعظ کرایا بات صرف اتنی تھی کہ ہندوستان میں اسلام کی خدمت جو شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ نے کی وہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہوئی لیکن مولوی مذکور نے اپنے انداز سے اس بیان کو اس قدر سوقیانہ بنا دیا کہ شاہان اسلام میں سے آپ کی اس ہرزہ سرائی سے کوئی نہ بچ سکا۔ خصوصاً حضرت عالمگیر اعظم حضرت سلطان ٹیپو شہید۔ حضرت سلطان محمود غزنوی غوری اور سراج الدولہ کو خوب لتاڑا حالانکہ یہی چند شخصیتیں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے صفحات روشن ہیں۔ اس جوش و خروش کے عالم میں ملکہ ہند ممتاز محل کا ذکر آگیا۔ آپ نے اس جلیل القدر بیگم کی شان میں اپنی زبان بے لگام سے یہ پنجابی فقرہ کہا۔

"اوس دے او ؟ جدوں تا جو مر گئی تاں شاہجہان نے اسدی قبر تے رتن کروڑ روپیہ لگا دتا"

اگر کوئی ہندو ملکہ ممتاز محل کا ذکر اس بے ادبی سے کرتا تو مسلمان اسکی تکا بوٹی کر دیتے۔ لیکن ایک ہوس پرست ملا اس محترم شخصیت کے متعلق "تاجو مر گئی" کہتا ہے۔ مگر کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ اس بے ادب کو برسر جلسہ ٹوک ہی دے۔ لیکن جو شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "میاں" ابوبکر رضؓ کو "بڈھڑا" اور علیؓ کو "منڈھڑا" کہنے میں دریغ نہ کرے اسکے سامنے عالمگیر اور محمود غزنوی کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ خدا جانے یہ احرار مسلمانوں کے اخلاق کو اسفل کی کن گہرائیوں میں غرق کر کے رہینگے جب تک قوم خود اپنا مذاق درست نہ کریگی اس قوم کے خود غرض فرعون اس پر برابر مسلط رہیں گے"

(اخبار انقلاب ۵ر اگست ۱۹۳۶ء)

درخواست دعا

میری خوشدامن صاحبہ بیگم ... مرحوم مغفور رامپوری بعارضہ فالج رام پور یوپی میں شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب کرام نہایت دردِ دل سے انکی صحتیابی کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار

(...)

"ہماری فتح ہوئی ہمارا غلبہ ہوا" (مسیح موعود علیہ السلام)

(از مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب ربوہ)

۵ ارجنوری سنہ ۱۹۵۰ء کے احمدیہ جلسہ سیالکوٹ کے خلاف شور بپا کرنے والے احرار اور اُن کے ہم نواؤں نے جس سنگدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اُس کا پتہ الفضل ۱۷ جنوری سنہ ۵۰ء سے چلتا ہے۔

سنگ باری کی منحوس کردار از روئے تاریخ بعض گروہوں کا خاصہ نظر آتی ہے۔ ایسے گروہوں میں سے ایک وہ بھی گذرا ہے کہ جس نے رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر سنگ باری کی تھی۔ اور آپؐ کو لہولہان کیا تھا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قصور کیا تھا۔ صرف یہی کہ آپؐ لوگوں کو عشقِ شیطان سے نکال کر عشق الٰہی میں رنگین کرنا چاہتے تھے۔ طائف کے سنگ باروں میں سے کئی ایک ایسے بھی ہونگے کہ اگر وہ وہی پتھر ایک جانور پر مارتے اور اُس کی چیخ و پکار سنتے تو اُن کا دل رحم کے جذبہ کے ماتحت افسوس سے بھر جاتا۔ لیکن اگر رحم نہ آیا تو اُس ذات والاصفات پر نہ آیا۔ جو رحمت محض تھی (صلی اللہ علیہ وسلم)

ایک مسلمان جب اس واقعہ کو سنتا ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر طائف کے نوجوانوں نے سنگ باری کر کے آپؐ کو لہولہان کر دیا تھا۔ تو اُس کا دل ایسے گروہ کے خلاف غصہ سے بھر جاتا ہے۔ لیکن وہ اس سے سبق حاصل نہیں کرتا۔ کہ سنگ باری کرنے والوں نے انسانیت کا خون کیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اور سکون کا وہ مظاہرہ کیا تھا۔ کہ جس سے انسانیت کو فخر حاصل ہوتا ہے۔ اُس کو چاہیئے تھا کہ اس بات کا عہد کر لیتا کہ میں خود کبھی بھی ایسے ظالم گروہ کے فعل کی نقل نہیں کروں گا۔ پھر وہ دیکھتا کہ سنگ باری کسی نبی یا اُس کی جماعت کا خاصہ نہیں ہے وہ دیکھتا کہ تمام نبی اور اُن کی جماعت ہمیشہ مظلوم رہے ہیں۔ پھر وہ دیکھتا کہ کس طرح پر ایک نبی کو ماننے والی جماعت مخالف لوگوں کے جور و جفا کو استقلال سے برداشت کرتے ہوئے آخر غالب آجاتی ہے۔

اس زمانہ میں بھی احمدیہ جماعت کی مظلومیت انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ وہ بار بار گروہ مخالفین کی سنگباری کا نشانہ بنتی چلی آرہی ہے۔ سب سے اول مخالف لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پتھر برسائے پھر آپ کے خلیفہ ثانی پر اور آپ کے غریب ساتھیوں پر کئی بار پتھر برسائے۔ اس شہر سیالکوٹ میں اٹھارہ بیس سال پہلے ایک انبوہ کثیر نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر اور اُن لوگوں پر جو حضور کے کلام کو عشق کے ساتھ سننے کے لئے جمع تھے قریباً گھنٹہ تک اینٹوں کی بارش کی جس کا اندازہ کچھ اس سے [illegible]

کئی من تھا۔

ظلم پیشہ مخالفوں کی یہ ظالمانہ کردار قریباً ساٹھ سال سے جاری ہے۔ اور احمدیہ جماعت استقلال کے ساتھ اس جور و جفا کو برداشت کر رہی ہے۔ اور بہت سے لوگ ہیں جو بظاہر ان سنگ باری کرنے والے لوگوں میں شامل نہیں ہیں۔ مگر اُن کی سنگدلی بھی آشکار ہو رہی ہے۔ جب کہ وہ ظالموں کے ہاتھ کو نہیں روکتے بلکہ تماشہ دیکھتے چلے آرہے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک خدا ترس انسان سنگ باری کرنے والے احراریوں کو مبارکباد دے گا۔ کہ اے گروہِ خدا ترساں تم نے کمزور اور مظلوموں کو خوب لہولہان کیا اور طائف کے سنگ بار گروہ کا خوب اچھا نمونہ دکھلایا۔ پھر کیا وہ اُن تماشبینوں کو مبارکباد دے گا جنہوں نے جور و جفا کو ہوتے دیکھا مگر ظالم کے ہاتھ کو نہ روکا۔ بلکہ دل میں خوشی منائی۔ کہ خوب تماشہ دیکھا۔ یا پھر اس مظلوم جماعت کو مبارکباد دے گا۔ کہ جس نے استقلال کا وہ نمونہ دکھلایا۔ جو انبیاء کی جماعتیں دکھلاتی چلی آ[illegible] ہیں [illegible] یقیناً ایسے خدا ترس انسان کی مبارکباد کی صر[illegible] احمدیہ جماعت ہی مستحق ہے۔ اور اس وقت وہ لوگ خاص طور پر قابلِ مبارکباد ہیں۔ جو جلسہ سیالکوٹ میں شریک تھے۔ جنہوں نے سنگ باری کو صبر اور استقلال سے برداشت کیا۔

مبارک اے جماعت احمدیہ مبارک۔ مبارک اے امام جماعت احمدیہ مبارک فرما اور اے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو معاف [illegible]

اعلان ضروری منجانب دار القضاء

مکرم بابو نذیر احمد صاحب مرحوم دہلوی امیر جماعت احمدیہ دہلی کے ورثاء نے مرحوم کے بڑے لڑکے بابو منیر احمد صاحب کو مرحوم کا امانتی روپیہ مبلغ ۳۹۹۲/۲/۳ دلانے کی درخواست کی ہے اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ یا کسی صاحب کا قرضہ مرحوم کے ذمہ واجب الادا ہو۔ تو وہ تیس یوم تک معہ اپنے مکمل پتہ کے اطلاع دے دیں ورنہ بعد میں شرعی فیصلہ کر دیا جائیگا۔

(ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

یہ صاحب کون ہیں

ایک صاحب جلسہ سالانہ کے دنوں میں رقعہ لے کر چھوڑ گئے ہیں کہ میں اپنی وصیت کا روپیہ ادا کرنے کے لئے ۴۰/۵ روپے ساتھ لایا تھا جو کہ راستہ میں گم ہو گئے۔ موصی مذکور اپنے مفصل پتہ یا نمبر وصیت سے مطلع فرمائیں

(دفتر بہشتی مقبرہ)

وی۔پی آرہے ہیں

اس وقت تک انتظار کے بعد جن خریداروں کی طرف سے قیمت اخبار موصول نہیں ہوئی ہے اُن کی خدمت میں وی پی بھجوائے جا رہے ہیں

نمبر	نام
۲۰۷۵۹	فضل کریم صاحب
۲۱۱۴۹	پاک کیمیکل ورکس
۲۱۱۴۱	محمد طیب صاحب
۲۱۱۹۷	احمدیہ بروویژن
۲۱۱۷۵	منیر احمد صاحب
۲۱۱۸۰	ماسٹر محمود صاحب
۲۱۱۹۹	ملک محمد صادق صاحب
۲۱۲۲۲	ماسٹر محمد شفیع صاحب
۲۱۲۴۴	ملک بشیر احمد صاحب
۲۱۲۴۵	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب
۲۱۲۴۷	منیر احمد صاحب
۲۱۲۵۷	نذیر احمد صاحب
۲۱۲۵۸	میر امان اللہ صاحب
۲۱۲۵۹	ماسٹر چراغ محمد صاحب
۲۱۲۷۴	مرزا بشیر احمد صاحب

(باقی)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی!

بعدالت شیخ فاروق احمد صاحب بی اے (آنرز) ایل ایل بی۔ پی سی ایس صاحب سب جج بہادر درجہ اوّل مقام لاہور

مقدمہ دیوانی ۱۵ بابت ۱۹۴۹ء

حافظ غلام احمد ولد مہر اللہ یار قوم کمبوہ سکنہ احمدیہ بلڈنگ برانڈرتھ روڈ لاہور — مدعی

بنام سید الطاف حسین وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی اراضی

اشتہار بنام:- مسماۃ قانت بیگم صاحبہ بیوہ خواجہ کمال الدین مرحوم سکنہ مال روڈ کوٹھی ۱۲۸ ۲ خواجہ نذیر احمد نزد کلب روڈ ۳ خواجہ نذیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لاء لاہور معرفت دی بھارت بنک لمیٹڈ دی مال لاہور ۴ خواجہ صلاح الدین محمود ولد خواجہ کمال الدین اسسٹنٹ ڈائرکٹر Seamen welfare پاکستان سیکرٹریٹ فریر روڈ کراچی۔ خواجہ صلاح الدین محمود ولد خواجہ کمال الدین ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کراچی۔ خواجہ خلیل احمد ولد خواجہ کمال الدین معرفت دی بھارت بنک لمیٹڈ دی مال لاہور۔ مسماۃ محمودہ بیگم زوجہ وزیر احمد قریشی سابقہ آفیسر دختر خواجہ کمال الدین مرحوم سکنہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ مسماۃ وزیر بیگم دختر منشی عزیز الدین زوجہ ڈاکٹر غلام احمد احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ شیخ غلام قادر ولد جیون قوم کشمیری سکنہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ بابو عزیز احمد۔ بابو تاج الدین صراف پسران امام الدین۔ بابو عبداللطیف۔ محمد احمد۔ ظہور احمد پسران چراغ دین صراف سکنہ احمدیہ بلڈنگ لاہور مولوی عزیز بخش ولد مولوی فتح الدین قوم ملک سکنہ احمدیہ بلڈنگ لاہور۔ مسماۃ محمودہ بیگم دختر مظہر حسین قوم آوان ملازم چیکنگ ٹکٹ ریلوے اسٹیشن کراچی۔ حاجی محمد متوفی قائمقامان:- حاجی محمد حنیف۔ محمد فاضل۔ محمد صدیق۔ میاں محمد پسران حاجی محمد قوم شیخ سکنہ لاہور چوک نواب صاحب اکبری دروازہ محمد افضل بالغ۔ محمد اعظم۔ محمد اقبال۔ محمد شریف نابالغان پسران محمد شریف بسر پرستی محمد فضل برادر حقیقی خود اقوام شیخ ساکنان لاہور چوک نواب صاحب اکبری دروازہ۔ غلام جیلانی ولد محمد الدین سوداگر خیمہ لاہور بیرون ٹکسالی دروازہ۔ چوہدری ظہور احمد ولد مہر اللہ یار قوم کمبوہ سکنہ اچھرہ احمد پارک۔ دین محمد ولد علی محمد قوم کمبوہ سکنہ اچھرہ احمد پارک لاہور۔ علم الدین۔ محمد الدین۔ تاج الدین۔ فیروز الدین پسران قادر بخش اقوام کمبوہ ساکنان چک ۳ غفور پورہ لاہوریاں والہ تحصیل اوکاڑہ ڈاکخانہ چوچک ضلع منٹگمری مدعا علیہم ۷ تا ۱۲ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۳ تا ۳۰ و ۳۲ تا ۳۸ و ۴۰ تا ۵۴ مذکوران

ہرگاہ مندرجہ بالا میں عدالت ہذا کو اطمینان ہو گیا ہے کہ مدعا علیہم مذکوران پر معمولی طریق سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا اشتہار ہذا زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مدعا علیہم مذکوران کے نام جاری کیا جاتا ہے اور انہیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۱۱ ماہ فروری ۱۹۵۰ء بوقت ۱۰ بجے بعد دوپہر اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہو کر جواب دہی و پیروی کریں۔ بصورت عدم پیروی کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۵۰ء بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

پاکستان اور جنوبی افریقہ کے تعلقات پہلے سے بہتر ہیں

جوہنسبرگ ۲۷ر جنوری۔ یونین کے وزیر رسل و رسائل مسٹر پی او سائیر نے کولمبو کانفرنس سے واپسی پر یہاں اس کا انکشاف کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں نے انہیں پاکستان اور ہندوستان آنے کی دعوت دی تھی ——— مسٹر سائیر نے کہا کہ میں یقیناً دعوت قبول کر لیتا۔ لیکن میں نے خیال کیا کہ مجھے ایسے وقت میں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ جبکہ تینوں ممالک کے درمیان گول میز کانفرنس کے متعلق ابتدائی گفتگو ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔

یہ رائے ظاہر کرتے ہوئے کہ مذاکرات کامیاب ہوں گے اور خصوصاً جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ نزاع کا تصفیہ ہو جائیگا۔ وزیر مذکور نے کہا کہ مجھے جب دعوت موصول ہوئی۔ میں نے ان ممالک کے نمائندوں کو بتایا کہ مذاکرات کے پیش نظر میرے لئے دعوت قبول نہ کرنا ہی موزوں ہے۔

لیکن خیر سگالی کا یہ انداز مجھے پسند آیا۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستانی اور ہندوستانی نمائندوں سے میں نے دوستانہ گفتگو کی لیکن ہم لوگوں نے ان کے اور جنوبی افریقہ کے درمیان تنازعہ کی بات چیت نہیں کی۔ میں یہ بھی محسوس کرتا ہوں کہ ان ممالک بالخصوص پاکستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان تعلقات پہلے سے زیادہ بہتر ہیں۔ (اسٹار)

سلطان ابن سعود اور ڈیوک آف ایڈن برگ کی ملاقات

سلطان ابن سعود نے ۲۷ر جنوری کو ہز رائل ہائی نس ڈیوک آف ایڈن کو جدہ کے شاہی محل میں شرف ملاقات بخشا۔ شام کو برطانوی بیڑے کے جہازوں نے جدہ کی بندرگاہ پر آتش بازی کے کمالات کا مظاہرہ کیا اور شب کو سلطان ابن سعود نے شاہی محل میں معزز مہمان کو دعوت طعام دی ڈیوک آف ایڈن برگ کے ساتھ امیر البحر سر آرتھر پاور بھی موجود تھے۔ جو بحر روم میں شاہی بیڑے کے امیر ہیں وہ سوڈان اور جدہ کی بندرگاہوں کا دورہ کر رہے تھے۔

شام عراق اور ترکی کا مشترکہ اجلاس

بغداد ۲۷ر جنوری۔ کسٹم کے محصول۔ پاسپورٹ کے قوانین کو یکساں بنانے اور ان ملکوں پر اثر ڈالنے والے۔ ریلوے معاملات کے سلسلہ میں غور و خوض کرنے کے لئے مارچ میں۔ شام عراق اور ترکی کی حکومتوں کے نمائندوں کی ایک مشترکہ میٹنگ منعقد ہو گی۔

اس میٹنگ کے گذشتہ سال منعقد ہونے کی توقع تھی۔ توقع ہے کہ اب یہ میٹنگ شام اور عراق کی سرحد پر واقع کسی مقام پر منعقد ہوگی۔ (اسٹار)

شام میں آثار قدیمہ کی دریافت

دمشق ۲۷ر جنوری۔ معارۃ نعمان کے نزدیک کسانوں نے ایک چھوٹے سے قریہ میں دو قدیمی چیزیں دریافت کی ہیں۔ وہ زمانہ مسیح سے تعلق رکھتی ہیں۔

وہ مربع شکل کے ٹائل ہیں۔ اور شامی ملکوں پر اسلامی یلغار سے قبل پانچویں صدی کے ایک مکان کے فرش میں لگے ہوئے تھے۔ ان ٹائلوں میں خوبصورت پھول پتیاں اور جانوروں کی رنگین شکلیں بنی ہوئی ہیں۔ (اسٹار)

شام کی عمدہ فصل

دمشق ۲۷ر جنوری۔ شام کے شمالی علاقوں میں جو شدید نوعیت کی سردی پڑی تھی۔ اس کا ابھی اس موسم کی فصل پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے مویشیوں کے گلوں کی بھی حالت عمدہ بتائی جاتی ہے۔ (اسٹار)

وزیر مالیات پاکستان کا عراق کے ایوان تجارت کو پیغام

بغداد ۲۷ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد نے بغداد کے ایوان تجارت کے صدر السید کامل الحدیری کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کراچی میں منعقدہ حالیہ بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس کی قراردادوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے عراق کو ایک تجارتی انجمن قائم کرنی چاہیئے مسٹر غلام محمد نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اگر دوسرے اسلامی ملکوں میں بھی یہی قدم اٹھایا جائے تو کانفرنس میں منظور شدہ قراردادیں

---

* طرح جانتے تھے مگر سر ظفر اللہ کے بھائی سے اس قدر مرعوب تھے کہ وہ جلسہ بند نہ کروا سکے۔" (آزاد ۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء)

سب خبریہ کام تو پولیس اور مقامی ذمہ دار افسروں کا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن کو صاف کریں۔ لیکن یہ امر اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ احمدی ان کے مرعوب ہونے کی وجہ سے اپنی جنگی تیاریوں کو بھول گئے اور چکے سے اینٹیں کھا لیں اور احراری ٹولی کو اینٹیں چلا کر تبلیغ اسلام کا سنہری موقع مل گیا۔

اردو کو سرکاری زبان بنانے کا مسئلہ اور حکومت پنجاب

مشکلات پر عبور پانے کیلئے وقت درکار ہے

لاہور ۲۷ر جنوری۔ ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ لاہور کارپوریشن کی انگریزی کی جگہ اردو کو دفتری زبان رائج کرنے سے متعلق تحریک کے بارے میں حکومت پنجاب کے رویہ پر معلوم ہوتا ہے کہ بعض اخبارات کو کسی قدر غلط فہمی ہوئی ہے۔ حکومت پنجاب نے اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کارپوریشن کو انگریزی کی بجائے اردو کو سرکاری زبان کی حیثیت دینے کے سلسلہ میں پیدا شدہ اہم تفصیلات والے مختلف مسائل کی عقدہ کشائی کا مشورہ دیا ہے۔ حکومت اس نقطہ نظر کی کلی طور پر تائید کرتی ہے کہ آزاد و خود مختار پاکستان میں تمام پبلک اور پرائیویٹ کام کاج یہاں کی قومی زبان میں سرانجام دیا جانا چاہیئے۔ مگر انگریزی کی جگہ اردو کو دفتری زبان کی حیثیت سے رائج کرنے کی مشکلات پر عبور پانے کے لئے وقت درکار ہوگا۔ موجودہ انتظامی ادارہ جس کی اساس انگریزی ایسی دفتری زبان پر ہے کافی عرصہ سے وسعت و ترقی حاصل کرتا آرہا ہے اس لئے اردو کو انگریزی کی جگہ دینے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ متعدد ٹھوس اور اہم مسائل کا خاطر خواہ حل دریافت کر لیا جائے ۱۹۴۷ء میں پنجاب کی وزارت نے اس مقصد کے پیش نظر جو کمیٹی بنائی تھی وہ مختلف وجوہ کی بنا پر کافی عرصہ تک اپنے فرائض سرانجام نہ دے سکی تا تبدیل شدہ ان کی تقرری کے بعد سب سے پہلے حکومت پنجاب نے جو فیصلہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ۔

مذکورہ کمیٹی کو دوبارہ قائم کر کے اسے ایک سسٹم سے دوسرے سسٹم میں تبدیلی کے ہر ممکن عاجلانہ طریقہ کی تجویز پیش کرنے کیلئے کہا جائے۔ کمیٹی کے دو اجلاس ہو چکے ہیں اور اب یہ عملی طور پر اور کاروباری انداز میں اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔

اس اثناء میں لاہور کارپوریشن کی دفتری کارروائی میں مجوزہ تبدیلی سے پیدا شدہ مسائل کا حل تلاش کرنے کی سعی کا پرجوش استقبال کیا جاتا ہے۔

موجودہ وقت میں کارپوریشن کے دفاتر میں رجسٹرات تشخیص۔ بلوں کی کتابیں گوشوارے رسیدیں اور دیگر مختلف قسم کے ضخیم ریکارڈ کی ترتیب کا کام انگریزی میں آٹو میٹک مشینوں سے سرانجام پاتا ہے۔ اگر اردو انگریزی کی جگہ لے لے تو یہ تمام کام ہاتھ سے کرنا پڑے گا۔ اس مقصد کے لئے جس قدر زائد عملہ کی ضرورت ہوگی۔ مجوزہ سسٹم کو اپنانے میں پیچھے پڑے گا۔ انگریزی کی ٹیکنیکل اصطلاحات کی بجائے اردو زبان میں بعینہٖ کیا اصطلاحات ہوں گی اور حروف ابجد کے نئے انڈیکس کے مطابق مختلف کاغذات کو کن موزوں عنوانات یادداشت کے تحت رکھا جائے گا۔

یہ اور اسی قسم کے دوسرے مسائل طے پا جاتے ہیں تو اکاؤنٹ کے مقررہ فارموں کو نئے فارموں سے تبدیل اور متعلقہ قواعد میں مناسب ترامیم کی جانی ضروری ہوں گی۔ آسان طریقہ سے کسی تبدیلی پر عمل کرنے کے لئے یہ تمام ابتدائی انتظامات نہایت ضروری ہوتے ہیں۔ ایسی تبدیلی محض خواہش کے اظہار سے عمل کرنے کے لئے یہ تمام ابتدائی انتظامات نہایت ضروری ہوتے ہیں۔ ایسی تبدیلی محض خواہش کے اظہار سے عمل میں نہیں آسکتی جب تک ایسے اہم ابتدائی انتظامات کے متعلق قطعی طور پر فیصلہ نہیں ہو جاتا موجودہ سسٹم کو چلانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں۔ (سرکاری اطلاع)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

ہوئی نہ تھیں۔

باقی رہیں احمدیوں کی جنگی اور فتنہ و فساد کرنے کی تیاریوں کا ثبوت تو ہمارا خیال ہے ہمارا اگمنام مقالہ نویس بھی احراری مقالہ نویس سے شکست کھا گیا۔ کیونکہ اس نے احمدیوں کی تیاریوں کے بڑے بڑے لاجواب ثبوت ہم پہنچائے ہیں ہم ان میں سے جو سب سے زیادہ لاجواب ہے وہ ہم ذیل میں نمونتہً نقل کرتے ہیں۔ جناب احمد سعید صاحب اختر فرماتے ہیں:۔

جلسہ سے پیشتر پولیس کی ایک بھاری جمعیت لاٹھیوں اور رائفلوں سے مسلح ذمہ دار افسروں کی موجودگی میں پنڈال کے گرد موجود تھی۔ آخر ایسے عام جلسے کے لئے تین چار سو مسلح سپاہیوں کی کیا ضرورت تھی۔ ان حقائق سے عیاں ہے کہ مرزائی فساد اور ہنگامہ کا پورا انتظام اور پختہ ارادہ کر کے جمع ہوئے تھے

آپ جب یہاں تک لکھ چکے تو محسوس ہوا کہ یہ تو بات نہیں بنی۔ اس سے تو شاید یہ سوال پیدا ہوگا کہ کیا احمدیوں نے اپنی پولیس اور ذمہ دار افسران اس لئے بلائے ہوئے تھے کہ جب وہ اپنی جنگی تیاریوں کا اظہار کرنے لگیں تو پولیس ان کو گرفتار کرے۔ یہ خیال یکایک دماغ میں اتنی تیزی کے ساتھ داخل ہوا کہ توازن قائم نہ رہ سکا اور گھبراہٹ میں اور تو کچھ نہ سوجھا خود پولیس اور ذمہ دار افسروں کی توہین میں ایک شعر موزوں کر دیا اور لکھ دیا۔

"اور مقامی حکام ان کی اس نیت کو اچھی *